E-mail: /ای میل	m.younus.jmi@gmail.com
/رابطہ نمبر: Contact No	03023764703
/ موجودہ پتہ :Address	مدرسہ دادالقران وہاڑی چوک ملتان
/ ملک کا نام: Country	Pakistan
عنوان / Subject	نماز میں لفظ ض کا صحیح تلفظ کیا ہے میں مسجد امام ہوں ایک شخص مجھے ض کو بریلوی مسلک والے کو تلفظ ادا کرتے ہیں اس طرح ادا کرنے پر مجبور کر رہا ہے اور مسجد کا متولی بھی یہی چاھتا ہے کی میں اسی طرح پڑھ لوں کیا میرے لیے جائز ہے کی میں اس تلفظ کے ساتھ نماز پڑھاؤں ؟رہنمائی فرما کر ممنون فرمائیں جزاکم اللہ

جواب منسلک ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًاومصلیًا

نماز ہو یا غیر نماز لفظِ "ض" کا مخرج یہ ہے کہ زبان کی کروٹ کو اس سے متصل اوپر والی ڈاڑھوں کی جڑ سے لگایا جائے، چاہے دائیں کروٹ کو دائیں جانب لگائیں، چاہے بائیں کروٹ کو بائیں جانب لگائیں یادونوں جانبوں سے بیک وقت ادا کریں۔ جب "ض" کو اس کے مخرج سے ادا کیا جائے گا اور اس میں پائی جانے والی صفات کی رعایت کی جائیگی تو اس کی آواز لفظِ ظاء کے مشابہ ہو گی، کیونکہ مخرج اور صفتِ استطالت کے سوا تمام صفات میں ضاد اور ظاء مشترک ہیں، چنانچہ امام جزری رحمہ اللہ نے مقدمہ جزریہ میں مستقل باب قائم کیا ہے "باب فی الفرق بین الظاء و الضاد" اور اس کے پہلے ہی شعر میں فرماتے ہیں ؎

"والضاد باستطالة ومخرج------ميز من الظاء وكلها تجيء

اس سے معلوم ہوا کہ ضاد کی مشابہت ظاء سے ہے، دال وغیرہ کسی اور حرف سے نہیں۔

واضح رہے کہ جو شخص قرآن کریم کے صحیح تلفظ اور ادا پر قادر ہو اس کیلئے جائز نہیں کہ وہ خود کسی حرف کو غلط ادا کرے۔

النشر في القراءات العشر – (۱ / ۲۲۶)

المخرج الثامن: للضاد المعجمة- من أول حافة اللسان وما يليه من الأضراس من الجانب الأيسر عند الأكثر، ومن الأيمن عند الأقل وكلام سيبويه يدل على أنها تكون من الجانبين،

نهاية القول المفيد ص ۶۰

والضاد والظاء المعجمتان اشتركتا جهراً ورخاوة واستعلاء وإطباقا وافترقتا مخرجا،وانفردت الضادبالاستطالة.

وفي المرعشي نقلا عن الرعاية ما مختصره أن هذين الحرفين أعني الضاد والظاء متشابهان في السمع ولا تفترق الضاد عن الظاء إلا باختلاف المخرج والاستطالة في الضاد،ولولاهما لكانت إحداهما عين الأخرى......

النشر في القراءات العشر – (۱ / ۲۴۸)

والضاد: انفرد بالاستطالة. وليس في الحروف ما يعسر على اللسان مثله. فإن ألسنة الناس فيه مختلفة. وقل من يحسنه فمنهم من يخرجه ظاء. ومنهم من يمزجه بالذال. ومنهم من يجعله لاماً مفخمة، ومنهم من يشمه الزاي. وكل ذلك لا يجوز. والحديث المشهور على الألسنة "أنا أفصح من نطق بالضاد"

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

لا اصل له ولا يصح. فليحذر من قلبه إلى الظاء لاسيما فيما يشتبه بلفظه نحو: ضل من تدعون، يشتبه بقوله: ظل وجهه مسوداً، وليعمل الرياضة في أحكام لفظه خصوصاً إذا جاوره ظاء نحو: أنقض ظهرك، يعض الظالم. أو حرف مفخم نحو: أرض الله، أو حرف يجانس ما يشبهه نحو: الأرض ذهباً. وكذا إذا سكن وأتى بعده حرف إطباق نحو: فمن اضطر. أو غيره نحو: أفضتم، واخفض جناحك، وفي تضليل.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (١ / ٦٣٣)

قال في الخانية والخلاصة: الأصل فيما إذا ذكر حرفا مكان حرف وغير المعنى إن أمكن الفصل بينهما بلا مشقة تفسد، وإلا يمكن إلا بمشقة كالظاء مع الضاد المعجمتين والصاد مع السين المهملتين والطاء مع التاء قال أكثرهم لا تفسد. اهـ. وفي خزانة الأكمل قال القاضي أبو عاصم: إن تعمد ذلك تفسد، وإن جرى على لسانه أو لا يعرف التمييز لا تفسد، وهو المختار حلية وفي البزازية: وهو أعدل الأقاويل، وهو المختار اهـ

الجزرية – (١ / ٤)

وَالأَخْذُ بِالتَّجْوِيدِ حَتْمٌ لاَزِمُ ... مَنْ لَمْ يُجَوِّدِ الْقُرَآنَ آثِمُ

.... لأَنَّهُ بِهِ الإِلَهُ أَنْزَلاَ ... وَهَكَذَا مِنْهُ إِلَيْنَا وَصَلاَ

وَالضَّادَ بِاسْتِطَالَةٍ وَمَخْرَجِ ... مَيِّزْ مِنَ الظَّاءِ وَكُلُّهَا تَجِي

سبيل الرشاد فى تحقيق الضادللقارى محمد شريف رحمه الله..........واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم.

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۱۹/جمادی الثانیہ/۱۴۳۹ھ
08/مارچ/2018ء

محمد اویس
اویس سیالکوٹی کان اللہ لہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۸/جمادی الثانیہ/۱۴۳۹ھ
07/مارچ/2018ء

الجواب صحیح
محمد یعقوب اللہ عفی عنہ
۱۹-۶-۳۹ھ

الجواب صحیح
۱۹/۶/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
خلیل الرحمان عفی عنہ
۲۱/۶/۳۹ھ

دار الافتاء
۶/۱۹۶۰
۲۳/۶/۳۹ھ